۹۲/۸۶ ھ

شرعی کونسل آف انڈیا کا گیارہواں سہ روزہ فقہی سیمینار

بریلی شریف کواہل سنت وجماعت کی مرکزیت خانوادۂ رضا کی بے لوث دینی وملی خدمات کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔اس خانوادے کے بزرگان دین کم وبیش دوسوسال سے قوم وملت کی دینی،شرعی رہنمائی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔حوادث ونوازل کا وقوع مسلمات سے ہے اوران حوادث ونوازل میں شرعی رہنمائی حاملان شرع متین کا کام ہے۔ جسے اس خانوادے کے ذمہ داران انجام دیتے آرہے ہیں۔اس پرفتن دور میں شریعت کی رو سے قوم وملت،عوام وخواص کی رہنمائی کرنا کتنا مشکل ہے یہ ارباب بصیرت پر مخفی نہیں۔ باوجوداسکے اہل سنت وجماعت کا مرکز بریلی شریف بلاخوف لومہ لائم،اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ اس مذہبی فریضہ کوانجام دینے میں پیچھے نہیں ہے۔شرعی کونسل آف انڈیا مرکز کا ایک ایسا ادارہ ہے جو جدید مسائل پر سال میں ایک مرتبہ سیمینار کراتا ہے اورامنائے شریعت محمدیہ کے اتفاق سے فیصلے صادر کرکے مرکزیت کی مہر کے ساتھ ان مسائل کومنظر عام پرلاتا ہے تاکہ امت محمدیہ اس پرعمل کرے اوراپنے کوانتشار و اختلاف سے بچائے۔ اسی کڑی میں شرعی کونسل آف انڈیا کا یہ سہ روزہ گیارہواں فقہی سیمینار ۱۹/۲۰/۲۱/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ/ ۲۱/۲۲/۲۳/مارچ ۲۰۱۴ء کو بڑے اہتمام کے ساتھ مدھیہ پردیش کے شہراندور کی مرکزی درسگاہ دارالعلوم نوری میں انعقاد پذیر ہوا۔جس میں کئی مقامات کے مفتیان کرام،مشائخ عظام اورعلمائے اسلام شریک ہوئے اورسیمینار کو کامیابی سے ہم کنار فرمایا۔یادرہے شرعی کونسل کے دس فقہی سیمینار بریلی شریف میں مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا کے علامہ حسن رضا کانفرنس ہال میں ۳۰/مختلف عناوین پرمنعقد ہوچکے ہیں۔محبّ گرامی خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد رفیق عالم رضوی استاذ جامعہ نوریہ باقر گنج بریلی شریف اورمفتی مالوہ حضرت مفتی حبیب یارخان صاحب قاضئ شہراندورمدھیہ پردیش کی خواہش اورکوششوں سے شرعی کونسل کا گیارہواں فقہی سیمینار دارالعلوم نوری اندور میں منعقد ہوا۔گیارہویں فقہی سیمینار کے موضوعات مندرجہ ذیل تھے۔

(۱) آپریشن سے ولادت کا شرعی حکم۔

(۲) قربانی اوراس کی ٹھیکہ داری کا شرعی حکم۔

(۳) مساجد میں قائم مکتبوں اورسماجی خدمات کے نام سے زکوٰۃ کی تحصیل اوراس کے استعمال کا شرعی حکم۔

(۴) میل شرعی ومیل انگریزی میں فرق وغیرہ (دسویں فقہی سیمینار کا بقیہ جزجس پرقلت وقت کی وجہ سے فیصلہ نہ ہوسکا تھا)

یہ سیمینار چارنشستوں پرمشتمل تھا اوران نشستوں کی صدارت ونظامت مندرجہ ذیل حضرات کے سپرد تھیں۔

۱۹/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ/ ۲۱/مارچ ۲۰۱۴ء کو پہلی نشست تھی۔اس کا عنوان تھا''آپریشن سے ولادت کا حکم''۔صدارت حضور تاج الشریعہ مدظلہ نے فرمائی جبکہ نظامت مفتی محمد اختر حسین حمد اشاہی نے کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک اورنعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا پھرناظم اجلاس نے شرعی کونسل کے ناظم اعلیٰ شہزادۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا قادری مدظلہ العالی کوخطبۂ استقبالیہ پیش کرنے کے لئے دعوت دی۔موصوف نے شرعی کونسل کی اہمیت اورمسائل جدیدہ پرعلماء کی ذمہ داری وغیرہ پرشاندار خطبہ پیش کیا پھرحضور تاج

الشریعہ مدظلہ العالی کا تحریر کیا ہوا خطبۂ صدارت داماد تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد شعیب رضا قادری صاحب نے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد مفتی مالوہ حضرت مفتی حبیب یار خاں صاحب نے حضور تاج الشریعہ کی آمد اور ملک بھر سے آئے ہوئے مفتیان کرام کی آمد پر مبارکبادی کے ساتھ مسرت کا اظہار کیا اور دار العلوم نوری اندور کے قیام اور عروج وارتقاء پر روشنی ڈالی اور جملہ شرکاء کا شکریہ بھی ادا کیا۔بعدہ حضرت محدث کبیر مدظلہ العالی نے موضوعات پر حاصل مطالعہ بشکل خطبہ تنقیح پیش فرمایا اس کے بعد طے شدہ عنوان پر مندوبین کرام کے سامنے مقالات کا خلاصہ پیش کیا گیا اس عنوان کی تلخیص مفتی ابوالحسن صاحب نے کی تھی پھر مندوبین کرام نے بحثیں کیں بقیہ دو عنوان کے مقالات کی تلخیص مولانا ابو یوسف محمد صاحب نے کی۔

۲۰ ؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ کو دوسری نشست تھی جس کا عنوان تھا ’’قربانی اور اس کے ٹھیکہ کا شرعی حکم‘‘ صدارت مفتی مالوہ حضرت مفتی محمد حبیب یار خان صاحب کے ذمہ تھی ان کے بروقت موجود نہ رہنے کی وجہ سے اس نشست کی صدارت مفتی محمد مجیب اشرف صاحب نے فرمائی ۔نظامت کے فرائض حضرت مفتی آل مصطفیٰ صاحب گھوسی نے انجام دیئے۔شام کو تیسری نشست منعقد ہوئی ’’مساجد میں قائم مکتبوں اور سماجی خدمات کے نام سے زکوٰۃ کی تحصیل واستعمال کا شرعی حکم‘‘ پر بحث ہوئی،اس نشست کی صدارت حضرت مفتی ولی محمد صاحب نے کی اور نظامت مفتی محمد رفیق عالم،استاذ جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف نے کی۔

۲۱ ؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ کو چوتھی نشست منعقد ہوئی جس میں گزشتہ سیمینار کا ایک جزء تشنۂ بحث تھا۔’’میل شرعی اور میل انگریزی کا فرق‘‘ موضوع بحث طے تھا،صدارت حضور تاج الشریعہ مدظلہ کے سپرد کی گئی تھی مگر حضرت کے بروقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے صدارت حضرت محدث کبیر مدظلہ العالی نے فرمائی اور نظامت مفتی شمشاد احمد رضوی نے کی۔اس نشست میں طے شدہ موضوع پر بحث نہ ہوسکی بلکہ تینوں عناوین کے جو فیصلے تھے وہ سنائے گئے اور سب کے اتفاق سے وہ فیصلے رجسٹر پر نوٹ ہوئے اس کے بعد مندوبین کرام نے اس پر اپنے اپنے دستخط کئے نیز اسی مجلس میں فیصلوں کی کمپوز کاپی بھی شرکائے سیمینار کو تقسیم کردی گئی اس میں مندوبین کرام نے تحریری تأثرات قلمبند فرما کر عنایت کئے نیز زبانی تأثرات بھی مندوبین کرام میں چند حضرات سے لئے گئے ان میں مفتی مالوہ،مفتی ولی محمد صاحب ،ڈاکٹر غلام جابر شمس،علامہ رضوان احمد شریفی صاحب،مفتی شمشاد حسین ،مفتی عاقل رضوی،مفتی اختر حسین وغیرہ قابل ذکر ہیں۔اس کے بعد دار العلوم نوری کے شیخ الحدیث مولانا نور الحق صاحب پرنسپل دار العلوم نوری اندور نے ہدیۂ تشکر پیش کیا۔

ان نشستوں کا آغاز تلاوت کلام الٰہی اور نعت مقبول ﷺ سے ہوا آخری نشست صلوٰۃ وسلام اور حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کی دعا پر ختم ہوئی۔سوالات کے فیصلے آگے درج ہیں اسے بھی ملاحظہ فرمالیں۔چار بجے شام کو دار العلوم نوری اندور میں ختم بخاری کا اہتمام تھا حضرت محدث کبیر مدظلہ العالی نے اس موقع پر شاندار خطاب فرما کر بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا اور فارغ ہونے والے طلبہ کو اجازت حدیث عطا فرمائی۔ بعد نماز عشا ایک بڑی کانفرنس کا اہتمام تھا جس میں مندوبین کرام میں سے چند صاحبان نے تقریر فرمائی کانفرنس میں جم غفیر تھا جس کا تخمینہ بھی صحیح سے نہیں پیش کیا جاسکتا ساتھ ہی حضور تاج الشریعہ مدظلہ سے مرید ہونے اور زیارت کرنے کے لئے جو جذبہ جم غفیر کا تھا اسے بھی لفظی جامہ نہیں پہنایا جاسکتا کثرت سے لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔اسی موقع پر حضور تاج الشریعہ نے مفتی مالوہ کو پورے مدھیہ پردیش کا قاضی بنا کر سند عطا کی۔ بعدہ فارغ ہونے والے طلبہ کی دستار ہوئی۔صلوٰۃ وسلام اور نبیرۂ اعلیٰ حضرت

،حضرت منانی میاں صاحب قبلہ کی دعا پر مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ یاد رہے اندور کے ان تین دنوں کے قیام میں اندور اور قرب وجوار کے عوام اہل سنت نے حضور تاج الشریعہ سے خوب خوب فیض اٹھایا۔ مختلف مقامات پر سلسلۂ ارادت میں داخل ہونے والوں نے پروگرام کیا جس میں حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی کے ساتھ شہزادۂ گرامی وقار علامہ عسجد رضا صاحب، داماد تاج الشریعہ مفتی محمد شعیب رضا، مولانا عاشق حسین صاحب رہے، حضور تاج الشریعہ نے لوگوں کو سلسلہ میں داخل فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

محمد یونس رضا اویسی

ایڈیٹر ماہنامہ سنی دنیا، رکن شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

باسمہ تعالیٰ

شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا گیارہواں سہ روزہ فقہی سیمینار

منعقدہ: ۱۹، ۲۰، ۲۱؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ/ ۲۱، ۲۲، ۲۳؍ مارچ ۲۰۱۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

بمقام: رضا منزل، تاجدار اہلسنت ہال، دار العلوم نوری۔ کھجرانہ، اندور (ایم، پی)

عنوان: آپریشن سے ولادت کا شرعی حکم

فیصلہ مجلس اول: منعقدہ ۱۹؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ/ ۲۱؍ مارچ ۲۰۱۴ء بروز جمعہ

سوالات:

(۱) محض دردزہ کی پریشانی سے بچنے کے لئے بذریعہ آپریشن بچے کی ولادت کا کیا حکم ہے؟

(۲) عام حالات میں ڈاکٹر حضرات کے دباؤ میں آکر آپریشن کرانا جب کہ صورت حال بہت زیادہ سنگین نہ ہو کیسا ہے؟

(۳) سنگین صورت میں کیسے ڈاکٹروں پر اعتماد کر کے آپریشن کرایا جائے اور بہرصورت آپریشن کا کیا حکم ہے؟

(۴) تین بار آپریشن سے بچہ پیدا ہونے کے بعد اطباء ضبط تولید کی تاکید کرتے ہیں اور ضبط تولید نہ کرنے کی صورت میں ہلاکت جان کا خوف دلاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ڈاکٹروں کے مشورے پر عمل کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جوابات:

(۱) باتفاق مندوبین طے ہوا کہ محض دردزہ سے بچنے کے لئے برائے ولادت آپریشن کرانا جائز نہیں ہے اور حالات کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین بھی ایسے آپریشن کو ناپسند کرتی ہیں۔ بے ضرورت اجنبیہ عورت کے ستر کا کھولنا، دیکھنا، چھونا ان سب کی حرمت کتاب وسنت میں مصرح ہے۔ بے ضرورت اعضائے انسانی کی قطع وبرید، اس کے لئے اضاعت مال یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی امانتیں ہیں جن میں خیانت حرام ہے۔ ’’ولا یحل مس وجهها و کفها وان امن الشهوة لانه اغلظ ولذا یثبت به حرمة المصاهرة ‘‘[حاشیة

الطحاوی علیٰ الدرالمختار، ج۴،ص۱۸۴]۔اور درمختار میں ہے:"لا یرخص قتلہ أو سببہ أو قطع عضوہ وما لا یستباح بہ اختیار"[درمختار، ج۹،ص۱۸۷، کتاب الاکراہ]۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۳،۲) تمام مندوبین اس امر پر متفق ہیں کہ اگر تجربہ کار ڈاکٹر مسلم خواہ غیر مسلم الٹرا ساؤنڈ وغیرہ دیگر آلات طبیہ کی رپورٹ کی بنیاد پر آپریشن کرانے کا مشورہ دیں اور مبتلیٰ بہا کی ظاہری حالت سے مریضہ اور اس کے تیماردار آپریشن کے علاوہ کوئی صورت نہ پاتے ہوں تو آپریشن کرانے کی اجازت ہے اور اگر ڈاکٹر کا مشورہ آلات طبیہ کی رپورٹ کے مطابق نہ ہو یا مریضہ کی ظاہری حالت سے آپریشن ضروری معلوم نہ ہوتا ہو تو آپریشن کی اجازت نہیں اور اس تمام معاملہ میں مسلم خاتون ڈاکٹر کو ترجیح دی جائے۔قاعدہ شرعیہ ہے:"الضرورات تبیح المحظورات"اور الاشباہ میں ہے:"لان مباشرة الحرام لا تجوز الا بالضرورة"[الاشباہ، ج۱،ص۲۶۱، قاعدہ خامسہ]اور فتاویٰ ہندیہ میں ہے:"لا بأس بشق المثانة اذا كانت فيها حصاة"[ج۴،ص۱۵۰]اور محیط برہانی میں ہے:"ومن ذلك عند الولادة والمرأة تنظر الیٰ موضع الفرج من المرأة وغيره لانه لا بد من قابلة تقبل الولد وتعالجه وبدونها تخاف الهلاك علیٰ الولد"[المحیط البرہانی، ج۵،ص۱۷۹]اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:"امرأة حامل ماتت وعلم أن مافی بطنها حی فانه يشق بطنها من الشق الأيسر وكذا كان اكبر رأيهم أنه حی يشق بطنها"[فتاویٰ عالمگیریہ، ج۴،ص۱۱۴، کتاب الکراہیۃ]۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) تین بار آپریشن کے بعد اگر اطبائے حذاق ضبط تولید کا حکم دیں تو ضبط تولید کے وہ طریقے استعمال میں لائے جائیں جن میں نسبندی و نل بندی جیسے آپریشن اور بے جا کشف ستر کی نوبت نہ آئے۔بے آپریشن و بے کشف ستر ضرورت پوری ہوتی ہے تو اجازت نہیں۔ ردالمحتار میں ہے:"(قوله وينبغی) كذا اطلقه فی الهداية والخانية وقال فی الجوهرة اذا كان المرض فی سائر بدنها غير الفرج يجوز النظر اليه عند الدواء لأنه موضع الضرورة وان كان فی موضع الفرج ينبغی ان يعلم امرأة تداويها وان لم توجد و خافوا عليها ان تهلك او يصيبها وجع لا تحتمله يستروا منها كل شئ الا موضع العلة ثم يداويها الرجل ويغض بصره ما استطاع الاموضع الجرح–انتهیٰ"[ردالمحتار، ج۴،ص۲۳۷]واللہ تعالیٰ اعلم

(اس فیصلہ پر ارکان فیصل بورڈ کے ساتھ جملہ مندوبین کرام کے دستخط ثبت ہیں)

باسمہ تعالیٰ

شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا گیارھواں سہ روزہ فقہی سمینار

منعقدہ:۱۹، ۲۰، ۲۱/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ/ ۲۱، ۲۲، ۲۳/مارچ ۲۰۱۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

بمقام: رضا منزل، تاجدار اہلسنت ہال، دارالعلوم نوری۔کھجرانہ، اندور (ایم، پی)

عنوان: قربانی اور اس کی ٹھیکہ داری کا شرعی حکم

فیصلہ مجلس دوم: منعقدہ ۲۰/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ/۲۲/مارچ ۲۰۱۴ء

سوال (۱): قربانی کے لئے بینک قائم کرنے اوراس کے لئے ٹھیکیداری کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: قربانی بینک والے اور ٹھیکے دار جانوروں کے خریدنے اور قربانی کرنے میں قربانی کرنے والے کے وکیل ہوتے ہیں۔ اور ایسی وکالت شرعاً جائز ہے بشرطیکہ قربانی کے تمام شرکا وذابح سنی صحیح العقیدہ ہوں۔ درمختار میں ہے "**التوکیل صحیح بالکتاب والسنة وھو اقامة الغیر مقام نفسه فی تصرف جائز معلوم**" (جلد ۸ صفحہ ۲۴۱) بعض صورتوں میں یہ اجارہ پر بھی مشتمل ہوتی ہے **کالسمسرة**۔ اس ضمن میں دوشقیں یہ سامنے آئیں کہ ٹھیکہ دار جانور کو کبھی شرکا (شریک معین) کی طرف سے خرید لیتا ہے اور کبھی ٹھیکیدار پہلے ہی سے جانور خرید کر رکھ لیتا ہے بعد میں شرکا تلاش کر کے قربانی کرتا ہے۔ ان دوصورتوں کا فیصلہ یہ ہوا کہ اگر ٹھیکیدار نے متعین جانور کسی کیلئے خریدا اوراس کے حکم سے قربانی کرائی تو بالاتفاق وہ قربانی صحیح ہوئی۔ اور اگر ٹھیکیدار جانور پہلے سے خریدے تو وہ ٹھیکیدار ہی اس کا مالک ہے اب تاوقتیکہ جن کے نام سے قربانی کرنی ہے وہ خود متعین جانور اس سے نہ خریدیں، قربانی نہ ہوگی۔ یا یہ کہ قربانی والا (مضحی) کسی کو وکیل شرا بنائے یا ٹھیکہ دار قربانی کرنے والے کے حکم سے کسی کو وکیل شرا مقرر کرے۔ اور وہ وکیل شرا متعین جانور کو خرید کر قربانی کرے یا قربانی کا حکم دے تو قربانی صحیح ہوگی ورنہ نہیں۔ (اس مسئلے کے فقہی جزئیات جواب نمبر ۷ میں آئیں گے)

سوال (۲): قربانی کے لئے رقم کی مقدار مقرر کر کے ٹھیکہ دینے لینے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی کے لئے رقم کی مقدار مقرر کر کے ٹھیکہ لینا، دینا جائز ہے، اگر قربانی پر مقررہ رقم سے زائد خرچ ہوا تو مضحی (قربانی کرنے والا) اسے ادا کرے۔ اور اگر کچھ رقم قربانی اوراس کے مصارف سے بچ گئی تو اگر وہاں کا عرف واپسی کا ہے تو مضحی (جس کی طرف سے قربانی ہوئی ہے) کو واپس کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر مضحی کسی خاص یا عام مصرف خیر میں خرچ کرنے کی اجازت دے تو اس کے مطابق خرچ کیا جائے۔ اگر یہ عرف ہے کہ باقی ماندہ رقم واپس نہیں کی جاتی ہے تو ٹھیکیدار لے سکتا ہے۔ لیکن اگر عرف کے خلاف پہلے ہی سے مضحی نے باقی رقم واپس لینے کی شرط کردی ہو تو ٹھیکیدار پر واپسی لازم ہے۔ **فان المعروف کالمشروط وَاِنّ الصریح یفوق الدلالة.** واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۳): قربانی کی کھال کے عوض ٹھیکہ دینے یا گوشت کٹوانے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: قربانی کی کھال کے عوض ٹھیکہ دینا یا گوشت کٹوانا شرعاً ممنوع وناجائز ہے کہ یہ تمول کے لئے معنی بیع میں ہے درمختار میں ہے" **لا یعطی اجر الجزار منھا لانه کبیع واستفیدت من قوله علیه الصلاۃ والسلام من باع جلد اضحیته فلا اضحیة له** " ردالمحتار میں ہے "**لان کلا منھا معاوضة لانه انما یعطی الجزار بمقابلة جزرہ والبیع مکروہ فکذا ما فی معناہ کفایة**" (ج ۹ ص ۴۷۵ کتاب الاضحیۃ) ہدایہ میں ہے" **ولا یعطی اجر الجزار من الاضحیة لقوله علیه الصلاۃ والسلام لعلی رضی الله عنه تصدق بجلالھا و خطامھا ولا تعط اجر الجزار منھا شیئا والنھی عنه نھی عن البیع ایضا لانه فی معنی البیع**" (ہدایہ ج ۴ ص ۴۵۰ کتاب الاضحیۃ) ایسا ہی فتاویٰ رضویہ جلد ۸ صفحہ ۴۷۹ مطبع سنی دارالاشاعت میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۴): قربانی بینک میں یا ٹھیکیدار کو رقم جمع کر دینے سے صاحب نصاب قربانی نیز حج تمتع وقران میں واجب قربانی سے بری الذمہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: قربانی بینک میں یا ٹھیکیدار کو رقم جمع کر دینے سے موجودہ حالات میں صاحب نصاب کا اپنی واجب قربانی سے، اسی طرح حج تمتع و قران میں حاجی کا واجب قربانی سے بری الذمہ ہونا محض محتمل ہے، مظنون و متیقن نہیں کیوں کہ رقم جمع کرنے والے کو یہ معلوم نہیں ہو پاتا کہ اس کی قربانی متعین وقت پر ہوئی یا نہیں یا یہ کہ سرے سے قربانی ہی نہیں ہوئی۔ اسی طرح یہ پتہ نہیں چل پاتا کہ رمی قربانی سے پہلے کر لی ہے، نہ ہی معلوم ہو پاتا ہے کہ حلق یا قصر سے پہلے قربانی ہو چکی ہے خصوصاً سعودی قربانی بینکوں میں ہرگز قربانی کی رقم نہ دی جائے کہ وہ بالعموم وہابیہ سے ذبح کراتے ہیں جو اپنے مذہب کے مطابق افعال حج و دیگر عبادات کو انجام دینے کے سلسلے میں حجاج پر جبر بھی کرتے ہیں۔ جبکہ حج تمتع و قران والے حاجی پر واجب ہے کہ قربانی سے پہلے رمی کرے پھر قربانی کرے پھر حلق یا قصر کرے۔ ہاں اگر کوئی ایسی تنظیم یا ادارہ یا ایسا فرد ہو جو لائق اعتماد ہو اور قربانی کی رقم جمع کرنے والے کو بھی اس کے حالات کے پیش نظر ذاتی طور پر اطمینان کافی ہو اور وہ قربانی ہو جانے کی اطلاع دیدے تو یہ صورت اب احتمال سے ظن غالب ملحق بالیقین کے درجہ میں داخل ہوگی، اور حاجی یا قربانی کرنے والے کو شرعاً بری الذمہ قرار دیا جائے گا۔ پھر بھی اگر بعد میں معلوم ہوا کہ قربانی افعال حج میں ترتیب کے خلاف ہوئی ہے تو دم واجب ہوگا۔ ہدایہ میں ہے'' **فيبتدی بجمرة العقبة فيرميها من بطن الوادی بسبع حصيات مثل حصی الخذف لان النبی عليه السلام لما اتی منیٰ لم يعرج علیٰ شیٔ حتی رمیٰ جمرة العقبة . ثم يذبح ان احب ثم يحلق او يقصر لما روی عن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم انه قال انّ اوّل نسكنا فی يومنا هٰذا ان نرمی ثم نذبح ثم نحلق، ولان الحلق من اسباب التحلل وكذا الذبح حتی يتحلل به المحصر فيقدم الرمی عليهما ثم الحلق من محظورات الاحرام فيقدم عليه الذبح وانما علق الذبح بالمحبة لان الدم الذی يأتی به المفرِد تطوع والكلام فی المفرد**'' (ہدایہ اولین ص ۲۲۹/۲۳۰) ردالمحتار میں ہے'' **ويجب (الذبح) علی القارن والمتمتع**'' (ج ۳ ص ۵۳۴ کتاب الحج) واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۵): قربانی بینک یا ٹھیکیدار کی طرف سے مقرر کردہ وقت کے بعد حلق یا قصر کرنے نیز احرام اتارنے کا کیا حکم ہوگا؟ اور وقت مقرر سے پہلے رمی جمار نہ کر سکا تو کیا حکم ہوگا؟ دم واجب ادا ہوگا یا نہیں؟ رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب معلوم نہ ہونے کی صورت میں شرعاً کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر وجوب قربانی کی ادائیگی سے بری الذمہ ہونا محض محتمل ہو تو ٹھیکیدار کی طرف سے مقرر کردہ وقت کے بعد متمتع، قارن و محصر کو حلق یا قصر کرنے نیز احرام اتارنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور اگر ظن غالب ہو تو جائز ہوگا۔ ظن غالب کی ایک صورت مثلاً یہ ہے کہ کسی قابل اعتماد شخص نے خبر دی یا ٹھیکیدار پابند شرع ہے اس نے معتبر ذریعے سے خبر دیدی کہ قربانی ہوگئی۔۔ جس صورت میں بری الذمہ ہونے کا محض احتمال ہو اس میں دم واجب ہوگا اور اگر ظن غالب ہو تو دم واجب نہ ہوگا۔ اور حاجی (متمتع، قارن، محصر) بری الذمہ قرار دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۶): بڑے جانوروں کے شرکا اور ذبح کرنے والوں کے عقائد معلوم نہ ہونے کی صورت میں قربانی کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: اس کی چند صورتیں ہیں۔ (۱) جس آبادی میں سنی صحیح العقیدہ لوگ رہتے ہوں وہاں قربانی صحیح ہو جائے گی اگر چہ شریک یا ذابح کے عقائد کی تحقیق نہ ہو۔ کہ ظاہر حال سنی صحیح العقیدہ ہونے کا ہے۔ **والحكم علی الظاهر والله يتولی السرائر**۔ وہو تعالیٰ اعلم

(۲) جس آبادی میں ایسے بدمذہب بھی رہتے ہوں جن کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچی ہوئی ہے خواہ کفر کلامی ہو یا فقہی مگر اکثریت وغلبہ سنی صحیح العقیدہ لوگوں کا ہے تو ظاہر حال کے مطابق قربانی کی صحت کا حکم ہوگا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ ذابح یا شریک کے عقائد کی تحقیق کرلے۔ وہوتعالیٰ اعلم

(۳) جس آبادی میں غلبہ بدمذہب کا ہو تو وہاں ذابح یا شریک کی صحت عقائد کی تحقیق کے بغیر قربانی جائز نہ ہوگی۔ وہوتعالیٰ اعلم

(۴) اگر قربانی کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ مشترک جانور میں کوئی مذکورہ بدمذہب شامل ہوگیا یا اس نے ذبح کیا ہے تو قربانی صحیح نہ ہوگی۔ اگر ایام قربانی باقی ہیں تو پھر سے قربانی کرنا واجب ہے ورنہ اتنی رقم کا تصدق لازم۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے ''قادیانی صریح مرتد ہیں ان کا ذبیحہ قطعی مردار ہے اور غیر مقلد وہابیہ پر بوجوہ کثیرہ الزام کفر ہے۔ ان میں جو منکر ضروریات دین ہیں وہ تو بالاجماع کافر ہی ہیں ورنہ فقہائے کرام ان پر حکم کفر فرماتے ہیں اور ذبیحہ کا حلال ہونا نہ ہونا حکم فقہی ہے۔۔۔۔ جمہور فقہائے کرام کے قول پر حرام و مردار کا کھانا ہوگا'' (ج۸ص۳۳۳ سنی دارالاشاعت مبارکپور) درمختار میں ہے ''**ان کان شریک الستة نصرانیاً او مرید اللحم لم یجز عن واحد منھم**'' (ج۹، کتاب الاضحیۃ) واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۷): خریدتے وقت شرکا کی تعیین نہ کرنے کی صورت میں شرعاً کیا حکم ہوگا؟

جواب: شرکا کی تعیین نہ کرنے کی صورت میں قربانی شرعاً درست نہ ہوگی۔ ان جانوروں کا مالک وکیل (ٹھیکیدار) ہوجائیگا کیوں کہ وکیل نے موکل کی توکیل کی شرط کے خلاف خریداری کی۔ موکل نے قابل قربانی ایک پورے حصے کے خریدنے کا وکیل کیا تھا، نہ کہ بطور مشاع تمام خریدے ہوئے جانور میں سبع (ساتویں حصے) سے کم کا، اور اپنی ملک کا جانور دوسرے کی طرف سے کرنے پر قربانی صحیح نہ ہوگی۔ ہاں اگر ایک ایک جانور کو نام بنام خریدے تو قربانی درست ہوجائے گی کہ اس میں موکل ہی مالک ہوگا، اور وکیل نے اس کی اجازت سے قربانی کی۔ لہٰذا واجب ادا ہوگیا۔ فتاویٰ قاضیخاں میں ہے ''**رجل ضحی بشاة نفسه عن غیره لا یجوز ذالک سواء کان بامره او بغیر امره لانه لا وجه لتصحیح الاضحیة عن الآمر بدون ملک الآمر والملک للآمر لا یثبت الا بالقبض ولم یوجد القبض لا من الآمر ولا من نائبه**'' (ج۳ص۳۵۲ کتاب الاضحیۃ) فتاویٰ عالمگیری میں ہے ''**ذکر فی فتاویٰ ابی اللیث رحمه تعالیٰ اذا ضحی بشاة نفسه عن غیره بامر ذالک الغیر او بغیر امره لا تجوز لانه لا یمکن تجویز التضحیة عن الغیر الا باثبات الملک لذالک الغیر فی الشاة ولن یثبت الملک له فی الشاة الا بالقبض ولم یوجد قبض الآمر ھٰھنا بنفسه ولا بنائبه کذا فی الذخیرة**'' (ج۵ص۳۰۲ کتاب الاضحیۃ) واللہ تعالیٰ اعلم

باسمہ تعالیٰ

شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا گیارہواں سہ روزہ فقہی سمینار

منعقدہ: ۱۹، ۲۰، ۲۱ / جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ / ۲۱، ۲۲، ۲۳ / مارچ ۲۰۱۴ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

بمقام: رضا منزل، تاجدار اہلسنت ہال، دارالعلوم نوری۔ کھجرانہ، اندور (ایم، پی)

مجلس سوم: منعقدہ ۲۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ/۲۲/ مارچ ۲۰۱۴ء بروز ہفتہ

عنوان: مساجد میں قائم مکتبوں اور سماجی خدمات کے نام سے زکوٰۃ کی تحصیل واستعمال کا شرعی حکم

سوال (۱): اسپتالوں، دینی و دنیاوی مخلوط تعلیم گاہوں اور غریب لڑکیوں کی شادی بیاہ کے لئے فلاحی تنظیموں کا مال زکوٰۃ و دیگر صدقات وصول کرنا اوران پر خرچ کرنا کیا جائز ہے؟ اور کیا اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: دینی اور دنیوی تعلیم گاہوں اور لڑکیوں کی شادی و بیاہ کیلئے فلاحی تنظیموں کا زکوٰۃ وصول کرنا اور اس کو مذکورہ فنڈ میں صرف کرنے کے لئے حیلہ شرعیہ کرنا منع ہے کہ اس میں ایجاب زکوٰۃ کی حکمتوں کا یکسر ابطال ہے۔ اگر کوئی انفرادی طور پر مال زکوٰۃ محتاج بچیوں کی شادی و بیاہ پر بعد حیلہ شرعیہ خرچ کرے تو اس کی اجازت ہے۔ یا وہ مال زکوٰۃ مزکی خود مستحق بچیوں کو دیدے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۲): مساجد میں قائم وہ مکاتب کہ جن میں اہل محلّہ کے بچے قاعدے وسیپارے پڑھتے ہیں ان کے لئے زکوٰۃ وصول کرنا اوران پر خرچ کرنے کے لئے حیلہ شرعی کرنا کیسا ہے؟ ایسا کرنے والوں کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس جگہ کے مسلمان اپنے دیگر اموال سے مکاتب کی ضروریات پوری کرنے کی حیثیت نہ رکھتے ہوں وہاں تعلیم قرآن کے لئے بقدر حاجت زکوٰۃ وصول کرنا اور بعد حیلہ شرعیہ خرچ کرنا درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۳): حیلہ شرعی ضرورت و حاجت شرعیہ کے وقت کیا جاتا ہے تو کیا مذکورہ چیزوں پر مال زکوٰۃ صرف کرنے کے لئے ضرورت یا حاجت شرعیہ کا تحقق ہو چکا ہے؟

جواب: ضرورت وحاجت کا تحقق کہاں اور کس کے لئے ہے یا نہیں اس کا فیصلہ تحقق ضرورت وحاجت کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔ اور اس کے مراتب کا بھی یہی حال ہے۔ علی العموم تمام جگہوں کے لئے تحقق ضرورت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۴): کیا حربی کو صدقہ نافلہ دیا جاسکتا ہے؟

جواب: حربی کافر کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں۔ البتہ مضرت مظنون کے سد باب کے لئے اسے بے نیت تصدق کچھ دے سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۵): آج ملک میں کثرت سے مدارس، مکاتب، لائبریری، دارالاشاعت اور دارالافتاء وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ کیا ہر طرح کے دینی اداروں کے لئے زکوٰۃ وفطرہ وصول کرنے اوران پر خرچ کرنے کے لئے حیلہ شرعی کی اجازت ہوگی؟ یا ان میں کچھ تفصیل ہے؟ واضح فرمائیں۔

جواب: جن مقامات کے حالات سے معلوم ہو کہ دعوت وتبلیغ اور اشاعت دین کی خاطر دارالافتاء اور لائبریری کے لئے کتب کی فراہمی بلا زکوٰۃ نہیں ہوسکتی ہے وہاں بعد حیلہ خرچ کی اجازت ہوگی۔

سوال (۶): ایک خاص ادارہ کے نام سے وصول کی گئی زکوٰۃ کسی دوسرے ادارے یا کسی نیک کام میں صرف کرنا کیسا ہے؟ کیا اس سے زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟ ایسا کرنے والوں پر شریعت کا کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

جواب: کسی خاص ادارہ کے نام وصول کی گئی زکوٰۃ حیلہ شرعی سے قبل کسی بھی ادارہ یا کار خیر میں صرف کرنا جائز نہیں کہ ادائیگی زکوٰۃ کے لئے تملیک فقیر شرط ہے اور مزکی نے جس ادارہ کے نام سے زکوٰۃ بھیجی ہے اسی ادارہ کے لئے حیلہ شرعیہ کرایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال (۷): مال زکوٰۃ سے محتاجوں کو تجارت کے لئے قرض دینا اور کاروبار چلنے پر ان سے واپس لے لینا کیا یہ جائز ہے؟

جواب: کسی تنظیم یا وصول کنندہ کا مال زکوٰۃ سے بغرض تجارت محتاجوں کو قرض دینا جائز نہیں کہ مال زکوٰۃ میں خیانت کے ساتھ بعض حالات میں تاخیر ادائے زکوٰۃ بھی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(اس پر ارکان فیصل بورڈ کے ساتھ جملہ مندوبین کرام کے دستخط ثبت ہیں۔)

شرعی کونسل آف انڈیا، سہ روزہ فقہی سیمینار کے شرکاء

مندرجہ ذیل اکابر مشائخ کرام نے شرکت فرمائی۔

(۱) سراج المفسرین، افقہ الفقہاء فاتح عرب وعجم، تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری، بانی جامعہ الرضا ورکن فیصل بورڈ شرعی کونسل آف انڈیا۔

(۲) ممتاز الفقہاء محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی، بانی جامعہ امجدیہ، رکن فیصل بورڈ شرعی کونسل آف انڈیا۔

(۳) حضرت علامہ مفتی محمد مجیب اشرف رضوی، جامعۃ الرضویہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور۔

(۴) شہزادۂ صدر الشریعہ حضرت علامہ بہاء المصطفیٰ قادری، جامعۃ الرضا، بریلی شریف۔

(۵) مفتی باسنی حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب، مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ، باسنی ناگور۔

(۶) مفتی مالوہ حضرت مفتی محمد حبیب یار خان صاحب، صدر دارالعلوم نوری اندور، ایم پی۔

مندرجہ ذیل حضرات نے مقالات تحریر فرمائے اور سیمینار میں شرکت بھی فرمائی:

(۱) حضرت مفتی محمد شہاب الدین رضوی، استاذ ومفتی فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر یوپی۔

(۲) حضرت مفتی قاضی شہید عالم رضوی، استاذ ومفتی جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج، بریلی شریف۔

(۳) حضرت مفتی محمد رفیق عالم رضوی، استاذ ومفتی جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج، بریلی شریف۔

(۴) حضرت مفتی حکیم محمد مظفر حسین رضوی، صدر مفتی مرکزی دارالافتاء، ۸۲/سوداگران بریلی شریف۔

(۵) حضرت مفتی محمد آل مصطفیٰ مصباحی، استاذ ومفتی جامعہ رضویہ امجدیہ، گھوسی، مئو۔

(۶) حضرت مفتی محمد شمشاد احمد مصباحی، استاذ ومفتی جامعہ رضویہ امجدیہ، گھوسی، مئو۔

(۷) حضرت مفتی محمد ابوالحسن رضوی، استاذ ومفتی جامعہ رضویہ امجدیہ، گھوسی، مئو۔

(۸) حضرت مفتی محمد عاقل رضوی، صدر مدرس جامعہ رضوی منظر اسلام، بریلی شریف۔

(۹) حضرت مفتی محمد شمشاد حسین رضوی، صدر مدرس مدرسہ شمس العلوم گھنٹہ گھر، بدایوں۔
(۱۰) حضرت مفتی محمد اختر حسین رضوی، استاذ و مفتی دار العلوم علیمیہ جمد اشاہی بستی۔
(۱۱) حضرت مفتی محمد حبیب اللہ مصباحی، استاذ و مفتی دار العلوم فضل رحمانیہ، پچپڑوا، بلرامپور۔
(۱۲) حضرت مفتی احمد رضا رضوی، استاذ و مفتی دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام، امرڈوبھا، سنت کبیر نگر۔
(۱۳) حضرت مفتی محمد عالمگیر رضوی مصباحی، استاذ و مفتی دار العلوم اسحاقیہ، جودھپور، راجستھان۔
(۱۴) راقم الحروف محمد یونس رضا اویسی، خادم تدریس وافتا جامعۃ الرضا، بریلی شریف۔

وہ حضرات جن کے مقالات موصول ہوئے مگر وہ کسی عذر کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔:

(۱) حضرت مفتی محمد شفیق احمد شریفی، دار العلوم غریب نواز، الہ آباد۔
(۲) حضرت مفتی محمد انور نظامی، مدرسہ فیض النبی کٹگھرا، ہزاری باغ، جھارکھنڈ۔
(۳) حضرت مفتی قاضی فضل احمد، ضیاء العلوم، بنارس۔
(۴) حضرت مفتی ناظر اشرف، ناگپور۔
(۵) حضرت مفتی شیر محمد خاں رضوی، استاذ و مفتی دار العلوم اسحاقیہ، جودھپور۔

مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات شریک سیمینار رہے ان میں سے بعض حضرات نے اپنی زبانی رائے سے سیمینار کو شاد کام کیا:

(۱) شہزادۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا قادری، ناظم اعلیٰ شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف۔
(۲) داماد تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد شعیب رضا قادری، مفتی مرکزی دار الافتاء بریلی شریف۔
(۳) حضرت مفتی محمد محمود اختر رضوی، رضوی امجدی دار الافتا ممبئی۔
(۴) حضرت مفتی محمد انور علی قادری، قادری منزل سید فتح شاہ ولی نگر آنند نگر، روڈ ہبلی کرناٹک۔
(۵) حضرت علامہ محمد رضوان احمد نوری شریفی، شیخ الادب شمس العلوم گھوسی، مئو۔
(۶) حضرت علامہ محمد حنیف خاں رضوی، صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ، باقر گنج، بریلی شریف۔
(۷) حضرت مفتی نور الحق رضوی، شیخ الحدیث دار العلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔
(۸) حضرت مولانا ڈاکٹر غلام جابر شمس، مرکز برکات رضا، میرا روڈ ممبئی۔
(۹) حضرت مولانا محمد علیم الدین رضوی، صدر المدرسین مدرسہ دینیات تعلیم القرآن۔
(۱۰) حضرت مولانا انوار احمد قادری امجدی، مرکز تربیت افتاء، اوجھا گنج۔
(۱۱) حضرت مفتی محمد منصور رضا، مدینہ عربی یونیورسٹی، نانپارہ۔
(۱۲) حضرت محمد رفیق الاسلام مصباحی، جامعہ غوثیہ غریب نواز، اندور۔
(۱۳) حضرت مفتی محمد عبد السلام امجدی، جامعہ غوثیہ غریب نواز، اندور۔

(۱۴) حضرت مولانا محمد حنیف خاں قادری، مدرسہ نظام العلوم شیرانی آباد، راجستھان۔

(۱۵) حضرت مولانا محمد عاشق حسین کشمیری، جامعۃ الرضا، بریلی شریف۔

(۱۶) حضرت مفتی محمد شمشاد احمد مصباحی، جامع مسجد مناور دھارا ایم پی۔

(۱۷) حضرت مفتی مقصود اختر، رضوی امجدی دارالافتاء ممبئی۔

(۱۸) حضرت مفتی دلشاد احمد قادری، رضوی امجدی دارالافتاء ممبئی۔

(۱۹) حضرت مولانا محمد فاروق مصباحی، استاذ جامعہ صابریہ، پریم نگر جھانسی۔

(۲۰) حضرت قاری محمد لیاقت رضا نوری، دارالعلوم رضویہ غریب نواز، اجّین ایم پی۔

(۲۱) حضرت مولانا سلیم رضا مصباحی، دارالعلوم فیضان غریب نواز، فتح آباد۔

(۲۲) حضرت مولانا غلام مصطفیٰ قادری برکاتی، دارالعلوم انوار رضا، نوساری گجرات۔

(۲۳) حضرت مولانا مجاہد رضا مصباحی، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۲۴) حضرت مولانا توحید ارشد مصباحی، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۲۵) حضرت مولانا شریف الحق، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۲۶) حضرت مولانا محمد عبدالعلیم رضوی، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۲۷) حضرت مولانا نصیر احمد قادری، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۲۸) حضرت مولانا محمد ہاشم رضا مصباحی، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۲۹) حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۳۰) حضرت مولانا محمد حنیف نوری، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۳۱) حضرت مولانا محسن عالم رضوی، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۳۲) حضرت مولانا عاشق علی، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۳۳) حضرت مولانا محمد فیروز عالم، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۳۴) حضرت مولانا محمد کلیم قادری، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۳۵) حضرت مولانا محمد موسیٰ قادری، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۳۶) حضرت مولانا محمد عمران قادری، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۳۷) حضرت مولانا محمد ہارون رضوی، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۳۸) حضرت مولانا محمد اسلم رضا، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۳۹) حضرت مولانا محمد سکندر قادری، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۴۰) حضرت مولانا محمد شعیب قادری، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۴۱) حضرت مولانا محمد شاکر القادری، دارالعلوم نوری، کھجرانہ، اندور۔

(۴۲) حضرت مولانا سید شاکر علی بخاری، اندور۔

(۴۳) حضرت مولانا عبدالحبیب رضوی، ناگپور

(۴۴) حضرت مولانا محمد اعظم، اندور۔

(۴۵) حضرت مولانا محمد مقصود رضوی، اندور۔

(۴۶) حضرت مولانا محمد افروز عالم مصباحی، اندور۔

(۴۷) حضرت مولانا مبارک علی، گھوسی۔

(۴۸) حضرت مولانا غلام سرور رضوی، اندور۔

(۴۹) حضرت مولانا محمد اقبال احمد رضوی، اندور۔

(۵۰) حضرت مولانا محمد حنیف نوری، اندور۔

(۵۱) حضرت مولانا محمد محبوب عالم رضوی، اجین۔

(۵۲) حضرت مولانا محمد آفاق حسین، اندور۔

(۵۳) حضرت مولانا محمد صابر رضوی، ناگپور۔

(۵۴) حضرت مولانا محمد الیاس رضوی، اندور۔

(۵۵) حضرت مولانا عبدالواجد رضوی، آکولہ۔

(۵۶) حضرت مولانا قاضی سید شاہ نورالدین ذوالفقاری، آکولہ۔

(۵۷) حضرت مولانا ثمیر الحق قادری، رتلام۔

(۵۸) حضرت مولانا عبدالجبار رضوی، اندور۔

(۵۹) حضرت مولانا محمد خالد رضا، اندور۔

(۶۰) حضرت مولانا محمد عظیم الدین برکاتی، اندور۔

(۶۱) حضرت مولانا عبدالستار قادری، اندور۔

(۶۲) حضرت مولانا محمد سلیم رضوی مصباحی، اندور۔

مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ قرب وجوار کے مدارس کے علماء، ائمہ مساجد بھی شریک تھے۔

وہ حضرات جنہیں سیمینار میں شرکت کی دعوت دی گئی مگر وہ کسی عذر کی وجہ سے سیمینار میں شریک نہ ہوسکے:

(۱) شیخ الاتقیاء علامہ سید شاہ اویس مصطفیٰ قادری واسطی، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ بلگرام شریف، ہردوئی۔